ادبیات

غزل

جناب المؔ مظفرنگری

ہوا کرتے ہیں جس سے لالہ و گل کے نشاں پیدا
وہی خاکِ چمن کرتی ہے برقِ آشیاں پیدا

کلی سے جس طرح ہوتی ہے بوئے گلستاں پیدا
یونہی ہوتے ہیں دل سے دل کے اسرارِ نہاں پیدا

محبت میں نہیں ہوتا ہے کیفِ جاوداں پیدا
نہ ہو آہستہ آہستہ جو تاثیرِ فغاں پیدا

میں اپنے قافلے کو کس طرف دیکھوں کہاں ڈھونڈوں
نہ آوازِ جرس ہے اور نہ گردِ کارواں پیدا

جنوں میں جب کوئی سجدہ اسے منظور ہوتا ہے
تو کرلیتی ہے پیشانی مری خود آستاں پیدا

مٹانے سے نہیں مٹتے ہیں آثارِ حیاتِ غم
ہے خاکِ دل کے ہر ذرّے سے دل کی داستاں پیدا

باغوشِ لحد آرام سے سوؤں گا تا محشر
یہاں ہوگا نہ کوئی مانعِ خوابِ گراں پیدا

رہا کرتے ہیں جلوے آپ کے جس کے تصوّر میں
وہ کرلیتا ہے ہر تصویر کے مُنہ میں زباں پیدا

ہو در پردہ بھی بے پردہ بھی تم بزمِ تماشا میں
یہ ہو معلوم کیسے، ہو کہاں پنہاں کہاں پیدا

زمیں پر جس جگہ ظلم و ستم کا دور ہوتا ہے
وہیں ہوتا ہے اک دن انقلابِ آسماں پیدا

چلو منزل کی جانب اور سامانِ سفر باندھو
المؔ ہونے لگی بانگِ درائے کارواں پیدا